خواتین کی وراثت سے محرومی کی عملی صورتیں، اسباب اور درپیش مسائل کا تحقیقی جائزہ

A Research review of women's disinheritance practices, causes and problems

Snobar Bashir
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Poonch, Rawalakot:
snobarbashir6@gmail.com

Dr. Abdul Rehman Khan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Poonch, Rawalakot:
drabdulrehmank@upr.edu.pk

Abstract:
Before Islam, there was no concept of inheritance for women. Allah Almighty gave inheritance rights to women in every relationship. But unfortunately due to meeting with different civilizations the old ignorance returned which was before Islam. They are deprived of inheritance in the name of a few utensils and some furniture, ignoring the divine commandments. Due to which women's lives are affected very badly. Bringing these causes and harmful effects to light is the need of the hour. I will shed light on these reasons and its harmful consequences in the coming article.

Keywords: *Islam, Inheritance, Women, Civilization*

تمام تعریفات اللہ رب العزت کے لیے جس نے انسان کو عقل وشعور کی دولت سے نوازا۔ اس دنیا میں پیدا کی گئی ہر چیز بامقصد ہے اور اللہ سبحانہ کی ذات اس سے بالاتر ہے کہ کوئی کام بے مقصد کرے۔ تمام مخلوقات میں انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد عبادت ہے۔ عادت اور عبادت میں فرق محسوس کرنے کے لیے انسان کو اللہ رب العزت نے عقل عطا فرمائی۔ اس وجہ سے انسان اپنی عقل کی بنیاد پر تمام مخلوقات میں ممتاز ہے۔ اسی عقل کی وجہ سے انسان کو دنیا میں اللہ رب العزت کا نائب اور خلیفہ قرار دیا گیا۔ خلافت اور نیابت کی بنیاد پر پہلا فریضہ جو انسان کے سپرد کیا گیا وہ انسانوں کے مابین حقوق کی فراہمی اور انصاف کے ساتھ ان کی تقسیم ہے۔ کیوں کہ حسن سلوک مسلم معاشرے کی اہم خصوصیت ہے، جو اسے دوسرے مذاہب سے جدا کرتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ہر فرد کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسلام نے رشتہ داری کے نظام پر اس قدر زور دیا ہے کہ ان سے قطع تعلقی کو جنت سے محرومی قرار دیا گیا ہے۔ انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کے قریبی رشتہ دار اس کی جائیداد کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ اس کے مال وجائیداد کو میراث، وراثت یا ورثہ کہا جاتا ہے۔

وراثت میں مرد بھی حصہ دار ہیں اور عورتیں بھی۔ اسلام نے فطرت کا لحاظ رکھتے ہوئے دونوں کو وراثتی حق دیا۔ وراثت جہاں مردوں کی ضرورت کا سامان ہے وہاں خواتین کے لیے بھی کسی سہارے اور تعاون سے کم نہیں۔ مگر مردوں نے ان حقوق کا بے تحاشا استعمال کیا اور معاشرے نے خواتین کو اس حق سے محروم کر دیا۔ جب کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ﴾[1]

یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی تاکہ تم لوگوں میں اس کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو۔

ہمارے معاشرے میں خواتین کو حیلے بہانوں اور نسلی امتیاز کی بناء پر اس کے شرعی اور جائز وراثتی حق سے محروم رکھا جاتا ہے مگر شریعت کی روشنی میں مرد اور عورت انسانی حیثیت سے برابر ہیں۔ خواتین کی وراثت کی عملی صورت حال کا سروے کے ذریعے جائزہ لیا گیا، جس کے مطابق صورتِ حال انتہائی افسوس ناک ہے۔ غیر منقول جائیداد جس میں گھر ،زمین، پلاٹ اور باغات وغیرہ شامل ہوتے ہیں، ان میں سے حصہ پانے والی خواتین کی شرح ۱۵ فیصد ہے۔ غیر منقولہ جائیداد (جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جا سکے) میں زیادتی کے باعث ۸۵ فیصد خواتین اپنے وراثتی حق سے محروم رہ جاتی ہیں۔ منقولہ جائیداد (جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکے) جس میں زیورات، گاڑیاں، نقدی اور مال مویشی وغیرہ شامل ہوتے ہیں اس صورت میں ۲۰ فیصد خواتین کو حصہ دیا جاتا ہے اور ۸۰ فیصد خواتین منقولہ جائیداد کی صورت میں بھی محروم رہ جاتی ہیں۔ گھروں کی تقسیم میں حصہ کرتے ہوئے ۹۸ فیصد خواتین اپنے والدین کے گھر سے محروم کر دی جاتی ہیں اور صرف ۲ فیصد خواتین ایسی صورت میں حصہ پاتی ہیں۔[2]

[1] ۔ النساء: ۱۰۵۔

[2]- Use of public opinion surveys to collect the public responses to the cause of women's disinheritance. January, 2022.Q/R: 2.

ٹیبل

جواب دہندگان	فیصد ف یصد
منقول جائیداد سے حصہ پانے والی عورتیں	۲۰
منقول جائیداد سے محروم رہ جانے والی عورتیں	۸۰
غیر منقول جائیداد سے حصہ پانے والی خواتین	۱۵
غیر منقول جائیداد سے محروم رہ جانے والی خواتین	۸۵
گھر کی تقسیم میں حصہ پانے والی خواتین	۲
گھر کی تقسیم میں محروم رہ جانے والی خواتین	۹۸
زیورات کی تقسیم میں حصہ پانے والی خواتین	۹۵
زیورات کی تقسیم میں محروم رہ جانے والی خواتین	۵
ٹوٹل	۱۰۰

خواتین کی وراثت کو نظر انداز کرنے کی وجوہات حسب ذیل ہیں:

خواتین کی وراثت سے محرومی کے اسباب

☆وراثت تقسیم نہ کرنا:

خواتین کی وراثت سے محرومی کی ایک بڑی وجہ ہے کہ وراثت کو مدتوں تقسیم ہی نہیں کیا جاتا، بلکہ تقسیم کرنے کے بجائے مشترکہ ہی رہنے دیا جاتا ہے۔ مرنے والے کی زندگی میں جس وارث کا جس چیز پر قبضہ ہو وہ اسی کے پاس رہ جاتی ہے اور جائیداد کا تمام اختیار کسی زورآور کے ہاتھ میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اگر خواتین وراثت کی اکیلی وارث ہوں یعنی اولاد نرینہ نہ ہو تو غیر منقولہ جائیداد چچا تایا کی ملکیت میں ہی رہ جاتی ہے اور جائیداد کو خواتین کے نام پر نہیں کیا جاتا۔ اس طرح دولت تقسیم نہ کرنا اور ایک فرد کی ملکیت میں رہ جانا مثلاً یا تو سب سے بڑے بھائی یا سب سے چھوٹے

بھائی یا چچا تایا کی ملکیت میں رہنا خواتین کی وراثت سے محرومی کا ایک سبب ہے۔ وراثت کی تقسیم یا ملکیت کا اس وقت خیال کیا جاتا ہے جب معاشرتی ضرورت آ پہنچتی ہے جیسا کہ تعلیم یا نوکری کے لیے کاغذات (ڈومیسائل وغیرہ) کی تکمیل جس کے باعث ورثاء کو محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[3]

☆جہیز کو وراثت سمجھنا:

جہیز کو وراثت کے متبادل سمجھا جاتا ہے۔ وراثت کے معاملے میں جہیز کی رسم بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے جہیز پر بڑھ چڑھ کر خرچ کیا جاتا ہے اور چھپے ہوئے انداز میں یہ بتا دیا جاتا ہے کے تمھارا حق ادا ہو گیا اور آئندہ اس کا مطالبہ نہ کرنا۔ خواتین کو اسی پر صبر شکر کرنے کا کہا جاتا ہے حالانکہ جہیز بعض صورتوں میں وراثت کی مالیت تک نہیں پہنچ سکتا۔ لڑکی کی شادی کے موقع پر عصر حاضر میں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں دی جاتی ہیں اور اس رسمِ جہیز میں بتدریج اضافہ کیا جاتا ہے۔ بھاری جہیز جن خواتین کو دیا جاتا ہے اگر ان کو وراثت کی پیشکش کی بھی جائے تو وہ اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہیں۔[4]

☆مال و دولت کی لالچ:

جائیداد اور دولت کی حرص لوگوں کو اندھا کر دیتی ہے جس کی وجہ سے وہ دیگر احکامات کے ساتھ ساتھ وراثت کی تقسیم بھی من چاہے طریقوں سے کرتے ہیں اور خواتین کو حصص کی تقسیم میں شامل نہیں کرتے۔ صبر شکر، برداشت، مساوات اور عدل و انصاف جیسی صفات معاشروں کی ترقی اور کامیابی کی ضامن ہوتی ہیں مگر کمزوروں کے خلاف وہی ہتھکنڈے استعمال کیے جا رہے ہیں جو دور جاہلیت میں استعمال کیے جاتے تھے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے انسان زمانہ جاہلیت کی طرف لوٹ رہا ہو جس میں حرص، عدم برداشت، تعصب، ظلم اور حق تلفی تھی۔[5]

---

[3]۔ ذاتی انٹرویو، پرنسپل محمد قدیر خان، تراڑ کھل، بتاریخ 11 فروری، 2022۔

[4]. Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022.Q/R: 6.

[5]۔ ڈاکٹر عبد الرحمان محسن، برداشت کرنا سیکھیں، پبلیکیشنز الجنۃ العلمیۃ، 2018ء، ص:8۔

☆وراثت بیٹی کے بجائے داماد کو دینے کی غلط فہمی:

والدین کی یہ فطرت اور خواہش ہوتی ہے کہ دنیا جہاں کے فوائد، دولت اور آرام اس کی اولاد کو ملے۔ میراث کے حوالے سے بھی والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ دیگر ورثاء کی نسبت ان کی اولاد کو سب سے زیادہ ملے اور اسی خواہش کا احترام اللہ رب العزت نے بھی کیا ہے۔ والدین کے ترکہ میں سے اولاد کو زیادہ نوازا گیا مگر والدین یا بھائی اپنی بہن بیٹی کو اس لیے محروم کر دیتے ہیں کہ ہم وراثت بیٹی یا بہن کے بجائے اس کے شوہر (داماد) کو دے رہے ہیں۔ غیر منقولہ جائیداد بیٹی کے نام پر نہ کرنے کی بڑی وجہ یہ ڈر ہے کہ داماد ہڑپ کر جائے گا۔ جائیداد خاندان سے باہر جانے کے خوف سے، داماد کے پیچ دینے کے خوف سے اور اگر ایسی صورت میں جائیداد غیر لوگوں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے تو ان کی طرف سے پیش آمدہ مسائل و تنازعات کی وجہ سے غیر منقول جائیداد بہن بیٹیوں کے نام نہیں کی جاتی اور انہیں وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[6]

☆وراثتی علم کو مشکل سمجھنا:

تحقیق کے مطابق وراثت کے علم اور اعداد و شمار کو مشکل سمجھا جاتا ہے۔ حصص کی تقسیم اندازے پر کرنے اور وراثت میں کمی بیشی کی دلیل وراثتی اعداد و شمار کا مشکل ہونا دی جاتی ہے۔[7]

☆میراث میں کمی بیشی کرنا:

خواتین کے معاملے میں بعض اشیاء کی تقسیم کی جاتی ہے اور بعض اشیاء کی تقسیم نہیں کی جاتی جو کہ وراثت میں شامل ہوتی ہیں۔ بعض خاندانوں میں لوگ صرف اس جائیداد کا حصہ کرتے ہیں جو حکومت کے کاغذات میں درج ہو، جب کہ دیگر اشیاء چاہے کتنی ہی قیمتی ہوں ان کی تقسیم نہیں کی جاتی۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ خواتین میں بھی تمام چیزوں کی تقسیم کی جائے۔ مگر منقول اشیاء کی صورت میں خواتین کو حصہ دیا جاتا ہے اور غیر منقول جائیداد سے ان کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق وراثت تقسیم نہ کرنا یا کچھ اشیاء تقسیم کرنا اور کچھ نہ کرنا یا اپنے اندازے کے

---

[6]۔ ذاتی انٹرویو ایڈوکیٹ جاوید اعظم خان، پلندری، بتاریخ 10 فروری، 2022ء۔

[7]۔ ایضاً۔

مطابق ایک وارث کو کچھ دے دیا، دوسرے کو کچھ دے دیا، کسی کو کم کسی کو زیادہ دے دیا تو ایسی صورت میں خواتین کے ساتھ دیگر ورثاء کو بھی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[8]

☆ جنسی امتیاز:

جنسی امتیاز خواتین کی وراثت کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے۔ عورت کو عقلی اور جسمانی طور پر کمزور سمجھا جاتا ہے کہ جائیداد کے امور اس کی عقل اور سمجھ سے باہر ہوتے ہیں۔ زیادہ مال و جائیداد کو عورت کے لیے فساد کی علامت قرار دیا جاتا ہے۔ کاروبار، ملازمت اور ایسے تمام معاملات مردوں کے ہاتھ میں رہتے ہیں۔ خواتین کو جائیداد سے دور رکھنے میں جنسی امتیاز ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور ان دلائل کی بنیاد پر خواتین کو وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[9]

خواتین کا اپنے وراثتی حق سے دستبردار ہو جانا:

☆ میکے والوں کی محبت:

تحقیق کے ذریعے یہ بات سامنے آتی ہے کہ فطری طور پر خواتین اپنے سسرال اور شوہر سے زیادہ اپنے بھائیوں اور میکے والوں سے دلچسپی، نرم جذبات اور لگاؤ رکھتی ہیں۔ لڑکیوں کو شروع سے ہی یہ ذہن نشین کرایا جاتا ہے کہ بھائی کے اوپر ذمہ داریوں کا بوجھ ہے اور وہ خاندان کی کفالت اور سب گھر والوں کے تحفظ کا ضامن ہے۔ شروع سے ہی یہ ذہن سازی کی جاتی ہے کہ بھائیوں کا درجہ برتر ہے اور وہ خاندان کے مال و جائیداد کے وارث ہیں۔ لڑکیوں کو بچپن سے سکھایا جاتا ہے کہ لڑکیاں باہر کی ہیں اور لڑکے وارث ہیں اور لڑکیوں کو شوہر کے گھر و جائیداد کا وارث بننا ہے۔ اسی سوچ کے پیشِ نظر خواتین کو اپنے حقوق سے دستبرداری سکھائی جاتی ہے۔ رشتوں کی محبت میں خواتین اپنا وراثتی حق چھوڑ دیتی ہیں کہ ان کے بھائیوں اور میکے والوں کو کسی محتاجی اور تنگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔[10]

---

[8]۔ ایضاً۔

[9]۔ ذاتی انٹرویو، نازیہ (فرضی نام)، دھار دھرچھ، بتاریخ 8 فروری، 2022ء۔

[10]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 5.

☆بھائیوں سے قطع تعلقی کا خوف:

بعض صورتوں میں خواتین کو یہ ڈر رہتا ہے کہ ان کو شادی شدہ زندگی کے بجائے علیحدگی یا طلاق کا سامنا کرنا پڑ جائے تو وہ کس کا دروازہ کھٹکھٹائیں گی اس پناہ کے لیے خواتین بھائیوں سے وراثتی حق نہیں لیتیں۔ مردوں کی خود مختاری، بے سہارا ہونے کا خوف، بھائیوں اور قریبی رشتوں سے قطع تعلقی کا خوف خواتین کے وراثتی حصے سے دستبرداری کا سبب ہے۔[11]

خواتین کو وراثت سے محروم کرنے کا ایک سبب بہن بیٹیوں سے ان کا وراثتی حق معاف کروانا ہے یا مذکورہ دباؤ کے تحت خود خواتین کا وراثتی حق معاف کرنا ہے۔ ڈھکے چھپے انداز میں خواتین کو یہ ذہن نشین کرایا جاتا ہے کہ بھائی اصل وارث ہیں اور اگر وراثتی حق سے متعلق بات ہوئی تو بھائی بندی والی بات نہ ہوئی۔ پھر خواتین اپنے نرم رویے کے باعث یہ سوچتی ہیں میرا ایک ہی تو بھائی ہے یا دو ہی تو بھائی ہیں جائیداد پیاری ہے یا بھائی اس لیے خواتین اپنا وراثتی حق معاف کر دیتی ہیں کہ بھائیوں سے کس لیے برائی مول لیں۔[12]

☆معاشرے میں برا سمجھے جانے کا خوف:

ایسی خواتین کو معاشرے میں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا جو وراثت کے بارے میں بات کرتی ہیں۔ بھائیوں اور بھاوج کی طرف سے سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ تعلیم، جہیز اور دیگر اخراجات کرنے کے باوجود وراثت سے اپنا حق طلب کیا جائے۔ ایسے کئی واقعات موجود ہیں کہ وراثتی حق طلب کرنے پر خواتین کو معاشرے میں برا سمجھا گیا اور ان کے شوہروں کو انتہائی بے کار اور نالائق سمجھا گیا۔ ایسی خواتین کو آنے والی زندگی میں مشکلات کے حل کے لیے رشتہ داروں کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کی مدد نہیں کی جاتی۔ بھائیوں کا حصہ کم ہونے کے باعث

---

[11]۔ ایضاً۔

[12]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 7.

خواتین کو ہر وقت ایک بے بنیاد شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاشرے میں برا سمجھے جانے کہ وجہ سے خواتین اپنے وراثتی حق سے دستبر دار ہو جاتی ہیں۔[13]

☆امیر خواتین کاوراثت سے دستبر دار ہو جانا:

اکثر خواتین جن کی مالی پوزیشن بہتر ہوتی ہے ان پر یہ دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ امیر ہیں ان کو مال و جائیداد کی کیا ضرورت ہے لہٰذا ان کو وراثت نہیں لینی چاہیے۔ اسی دباؤ کے پیش نظر خواتین اپنے وراثتی حق سے دستبر دار ہو جاتی ہیں کہ سسرال مالی طور پر خود کفیل ہے اور انہیں کسی معاشی مسئلے کا سامنا نہیں۔[14]

بے اولاد خواتین کاوراثت سے دستبر دار ہو جانا:

وہ خواتین جو اولاد کی نعمت سے محروم ہوتی ہیں ان پر بھی یہ دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ جائیداد کا کیا کریں گی اور ان کے بعد ان کی جائیداد کا استعمال کون کرے گا لہٰذا ایسی صورتِ حال میں خواتین کو وراثتی حق سے دستبر دار ہونا پڑتا ہے۔[15]

☆خواتین میں شعور کی کمی:

خواتین کا اسلامی تعلیمات اور قانونی حقوق سے متعلق علم نہ ہونے کے برابر ہے جو کہ خواتین کی وراثت سے محرومی کا اہم سبب ہے۔ شعوری فقدان کے سبب خواتین اپنے حقوق سے آگاہ ہی نہیں ہیں۔ زمینی معاملات اور جائیداد کے بارے میں خواتین کو کوئی علم نہیں ہوتا۔ پڑھی لکھی خواتین میں اس طرح کے مسائل نہیں ہوتے کیونکہ تعلیم و تربیت کے باعث ان کو اپنے حقوق و فرائض سے پوری طرح آگاہی ہوتی ہے۔ جن خواتین میں مذہبی تعلیمات کی کمی

13- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 8.

14۔ ذاتی انٹرویو، محمد نزاکت ابراہیم، بیتزاس، بتاریخ 14 فروری، 2022ء (ملاحضہ ہو ضمیمہ میں انٹرویو رپورٹ 5)۔

15- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 5.

ہے وہ بھی اپنے حقوق و فرائض کا شعور نہیں رکھتی ہیں۔ بعض خاندانوں میں جائیداد کے کاغذات اور معاملات خواتین کی پہنچ سے باہر ہوتے ہیں ان خاندانوں میں خواتین اپنے وراثتی حق کے بارے میں علم نہیں رکھتیں۔[16]

☆خواتین کا پرانی عورتوں کی پیروی کرتے ہوئے وراثت سے محروم ہونا:

بیشتر خاندانوں میں ایسا ہوتا ہے کہ خاندان کی بڑی عورتیں اپنا وراثتی حق نہیں لیتی ہیں اور وراثت معاف کرنا ان کے خاندان کا رواج بن جاتا ہے۔ ان خاندانوں کی عورتوں کی دیکھا دیکھی دیگر خواتین میں بھی یہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ اپنا وراثتی حق اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا جائے یوں یہ ایک رواج بن چکا ہے۔ پرانی عورتوں کی پیروی کرتے ہوئے دیگر عورتوں کا وراثت سے خود محروم ہونا خواتین کی وراثت کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے۔[17]

☆ قرآن کریم کو سمجھ اور غور و فکر سے نہ پڑھنا:

قرآن کریم کو سمجھ اور غور و فکر کر کے نہ پڑھنا بہت سے مسائل (بشمول وراثت) کا سبب ہے جبکہ اللہ رب العزت نے انسان کو مختلف طریقوں سے قرآن کریم میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی ہے۔ معاشرے میں قرآن کریم کو صرف تلاوت کی حد تک محدود کر دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیغامات کو نہیں سمجھا جاتا۔ قرآن مجید میں قوانین وراثت کو نہایت واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے اور اس کی اہمیت کو جانا جا سکتا ہے مگر قرآن کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ نہیں پڑھا جاتا جس کے باعث وراثت کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور وراثت کی تقسیم کا فیصلہ خود لے کر وراثت کی تقسیم اپنی مرضی کے مطابق کی جاتی ہے جس میں عموماً خواتین کو حصص میں شامل نہیں کیا جاتا اور وہ وراثت سے محرومی کا شکار ہو جاتی ہیں۔[18]

---

[16]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 6.

[17]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 9.

[18]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 2.

☆والدین کی طرف سے ہونے والی غلطیاں:

تحقیق کے مطابق باپ کی وفات کے بعد ماں وراثت کی تقسیم میں رکاوٹ بن جاتی ہے اور یہ عذر پیش کرتی ہے کہ جب تک میں ہوں وراثت تقسیم نہیں ہو گی۔ ایسی صورت میں بھائیوں سے زیادہ بہنیں متاثر ہوتی ہیں۔ ایک اور غلطی جو والدین کی طرف سے کی جاتی ہے کہ زیادہ خدمت و فرمانبر داری کے باعث اولاد میں سے کسی کو جائیداد ہبہ (تحفے میں دینا) کر دیتے ہیں یا کمی زیادتی کر دیتے ہیں۔ بیٹیوں کی صورت میں یہ وصیت کر دیتے ہیں کہ تمام مال یا آدھا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دینا۔ ایسی صورت حال ورثاء کے حق میں بہتر ثابت نہیں ہوتی۔ ایک اور اہم غلطی والدین کی طرف سے کی جاتی ہے جس کی وجہ سے خواتین زیادہ وراثت سے محروم ہوتی ہیں۔ بیٹیوں کے خاوند جو کے غیر خاندان کے بھی ہو سکتے ہیں اگر ایسی صورت حال میں بیٹیوں کو حصہ دیا جائے اور بیٹی اپنے خاوند کے ہمراہ اس جگہ میں آ کر رہنا شروع کر دے اور زمینی امور سنبھالنے لگے تو بقول والدین اور بھائیوں کے ایسی صورت میں جھگڑے، فساد اور تنازعات خاندان میں زیادہ ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ بھی ہو تو والدین اور بھائیوں کی طرف سے یہ وجہ سامنے آتی ہے کہ ترکہ بحیثیت غیر منقول جائیداد اگر بہن بیٹیوں کو دیا جائے اور ان کا رہن سہن کسی اور علاقے میں ہو مثلاً کسی دوسرے ملک میں ان کی شادی ہوئی ہو تو درج ذیل خدشات کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

زمین ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا احساس، داماد کا زمین بیچنے کا خوف، زمین کو بنجر و بے کار دیکھنے کی تکلیف، حصے ہو جانے کے باعث زمینوں سے وابستہ دلچسپی میں کمی اور اپنے آباؤ اجداد کی جائیداد غیروں میں جانے کی فکر۔ اس طرح معاشرتی توازن بر قرار رکھنے کا درس دیتے ہوئے خواتین کو وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے اور ان کو وراثت کے نام پر جہیز یا کچھ زیور یا مویشی دے دیے جاتے ہیں اور ساتھ ہی بچپن سے خواتین کی ذہن سازی بھی کر دی جاتی ہے کہ اس سب پر بھائیوں اور باپ کی کثیر دولت خرچ ہوئی ہے لہٰذا آپ کے فرض سے ہم سبکدوش ہو گئے اور آپ کا حق ادا ہو گیا۔[19]

---

[19]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 3.

☆خواتین کو صرف شوہر کی جائیداد کا وارث سمجھنا:

ایک اور مزید غلطی جو والدین یا رشتے داروں کی طرف سے کی جاتی ہے کہ بیٹی یا بہن کو سسرال میں سب کچھ مل جائے گا اور وہ شوہر کے گھر، مال و جائیداد کی وارث اور مالک بن جائے گی۔ ان وجوہات کی بناء پر خواتین کو میکے کی طرف سے جائیداد و وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[20]

☆سسرال اور میکے والوں کی آڑ میں وراثت سے محرومی:

سسرال اور بہو میں ان بن کی صورت میں خواتین کو وراثت سے محروم کرنے کے لیے طلاق دے دی جاتی ہے۔ سسرال اور بہو کے نہ بننے پر یا سسرال سے علیحدگی کی صورت میں بہو کو سزا دینے کے چکر میں بعض لوگ اپنے بیٹے کو بھی وراثت سے محروم کر دیتے ہیں۔ والدین کی طرف سے بیٹی کو وراثت دیتے ہوئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وراثت بیٹی کے بجائے داماد کو دے رہے ہیں اور پھر اسی بیٹی کے شوہر کو جب وراثت ملتی ہے اپنے والدین کی طرف سے تو بہو سے ان بن کی صورت میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وراثت بیٹے کے بجائے بہو کو دے رہے ہیں اس طرح سسرال والے میکے والوں کی آڑ میں اور میکے والے سسرال سے بیٹی کو عزت اور مال و دولت ملنے کی امید میں خواتین کو وراثت سے محروم کر دیتے ہیں۔[21]

☆ماں کی وراثت کے حوالے سے لوگ درج ذیل سوچ و بچار کا شکار ہیں:

تحقیق کے مطابق ماؤں کو صرف یہ یاد دہانی اور تسلی دی جاتی ہے کہ سب چیزوں کی وارث وہ ہیں۔ ڈھکے چھپے انداز میں یہ سوچ ابھاری جاتی ہے کہ اب مال و جائیداد ان کے کس کام کا۔ صرف انہیں مال و دولت کا محافظ اور نگران سمجھا جاتا ہے۔ ماں ہمیشہ اپنی اولاد کے مفاد کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اپنا وراثتی حق چھوڑ دیتی ہے۔ اس طرح ان وجوہات کی بناء

[20]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 1.
[21]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 7.

پر ماں اور بیوی کو وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ خاص کر ماں کو وراثت نہ دینے کا ایک بہت ہی قوی رواج بن چکا ہے جس کو توڑنا آسان کام نہیں۔[22]

☆معاشرتی دباؤ:

وراثت کے متمنی مرد خواتین پر ذہنی اور روحانی دباؤ ڈالتے ہیں۔ خواتین کو بچپن سے ہی والدین، بھائیوں اور دیگر ورثاء کا وفادار کہا جاتا ہے اور ذہن سازی کے ذریعے خواتین کو تمام اپنے حقوق فراموش کر کے بحیثیت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے اور خواتین بھائیوں، والدین، شوہر اور اولاد سے اپنی وفاداری کی پاسداری کرتے ہوئے اپنے کسی حقوق (بشمول وراثت) پر بات کرنا ان کی دل آزاری سمجھتی ہیں۔[23]

اگر خواتین کسی دباؤ کے تحت وراثتی حق نہ ملنے پر عدالت کی طرف رجوع کریں تو ان کو خاندان والے اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ اپنی بہن بیٹیوں کو ایسی خواتین سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ تھانہ کچہری کی طرف رجوع کرنے والی خواتین کی معاشرتی قطع تعلقی ہو جاتی ہے۔ بعض حضرات تو اپنی خواتین کے نام پر جائیداد کرنے کا عذر یہ پیش کرتے ہیں انہیں عدالتوں کے چکر لگانے پڑیں گے۔ اس لیے چچا تایا یا بھائی کی ملکیت میں ہی جائیداد رہ جاتی ہے۔ اپنے حق کی جنگ لڑنا جو کہ ایک طویل مدت پر مشتمل فیصلہ ہے جس کے دوران خواتین کو طرح طرح کے دھکے اور اوچھی نظروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لیے خواتین اپنے حق کے لیے عدالتوں سے رجوع نہیں کرتیں۔ سماجی دباؤ خواتین کی وراثت کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔[24]

---

[22]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 9.
[23]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 10.
[24]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 4.

☆ تقسیم وراثت کے غلط طریقے:

اکثر لڑکے اپنے والد کی زندگی میں ہی جائیداد کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اپنے اپنے کاروبار اور گھروں کی تعمیر کے لیے اپنا اپنا حصہ طلب کرتے ہیں اور ایسی صورت میں حصہ نہ ملنے پر والدین کی ناانصافی تصور کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی خواتین کے حصص متاثر ہوتے ہیں۔ والدین اولاد کی نافرمانی کی وجہ سے انہیں عاق کر دیتے ہیں اور وراثت سے محروم کر دیتے ہیں۔ اگر لڑکیاں بھی نافرمانی یا پسند کی شادی یا کوئی جرم کریں تو ان کو بھی وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ والدین کا جائیداد وقف کرنے کی وصیت کرنا یا کسی لاوارث شخص کو سبز باغ دکھا کر جائیداد اپنے نام کرالینا یہ سب جائیداد تقسیم کرنے کے غلط طریقے ہیں کہ ورثاء کی غریبی امیری کی حالت دیکھ کر حصص میں کمی بیشی کی جائے۔[25]

☆ اسلام اور قانون کے عملی نفاذ کا فقدان:

اسلامی تعلیمات اور قوانین کے باوجود خواتین محرومیِ وراثت کا شکار ہیں۔ اسلامی تعلیمات پر عمل نہ کرنا خواتین کی وراثت سے محرومی کا بڑا سبب ہے۔ قانون کا اطلاق بھی ڈرامائی ہے جس کے مطابق خواتین اپنے بھائیوں کی مالی خوش حالی کے لیے انہیں وراثت معاف کر دیتی ہیں۔ جائیداد پر قبضہ یا فروخت کرنے کی صورت میں خواتین سے مشورہ لینا بھی ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اسلام اور قانون کا عملی طور پر نافذ نہ ہونا خواتین کی وراثت سے محرومی کا سبب ہے۔[26]

☆ میڈیا کے برے اثرات:

میڈیا نے ہماری زندگیوں پر بہت برے اثرات مرتب کیے ہیں۔ انڈین ڈراموں نے ہمارے نوجوانوں، بچوں یہاں تک کہ بوڑھوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے ہر کوئی ان ڈراموں کا شوقین پایا جاتا ہے جس کے باعث دیگر برائیوں کے ساتھ ساتھ خواتین کو ایک پر اثر انداز میں حقیر چیز دکھایا جاتا ہے۔ دیگر تہذیب اور رسم و رواج کے ساتھ ساتھ خواتین کی وراثت کی صورت حال کو بھی مدلل انداز میں بیان کیا جاتا ہے جس کے مطابق خواتین کو خود

---

[25]۔ ایضاً۔

[26]- Using public opinion surveys to track the causes of women’s disinheritance. January, 2022. Q/R: 8.

وراثت سمجھا جاتا ہے۔ جہیز اور دیگر اخراجات کو ان کا حق سمجھ کر ادا کیا جاتا ہے۔ میڈیا کے زیر اثر خواتین کی وراثت کے سلسلے میں مسلم معاشروں میں بھی ان سے ملی جلی آراء کا اظہار کیا جاتا ہے۔[27]

☆مختلف علاقوں، شہروں میں خود ساختہ وراثتی رسم ورواج اور غیر متاثرہ علاقوں پر ان کا اثر:

پنجاب میں لڑکی کو لڑکے کے ہوتے ہوئے حصہ نہیں دیا جاتا۔ سندھ میں جائیداد کو بچانے کے لیے لڑکی کو قرآن کریم سے شادی کروادی جاتی ہے۔ زمین کو بیٹوں کی تعداد پر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں اعوانوں، راجہ اور جاٹوں میں "چونڈا ونڈ" کی رسم رائج ہے۔ جس کے مطابق جتنی بیویاں ہوں ان کی تعداد پر وراثت تقسیم کرتے ہیں اور اولاد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ سندھ میں "پگ ونڈ" کی رسم بھی رائج ہے جس کے مطابق صرف لڑکوں کی تعداد پر جائیداد تقسیم ہوتی ہے۔[28]

سندھ میں حق بخشوانا کی رسم بھی پائی جاتی ہے کہ اگر خاندان میں خواتین کی شادی کرنا ممکن نہ ہو۔ خیبر پختونخواہ میں بیواؤں کی جائیداد کا کوئی تصور موجود نہیں۔ بلوچستان میں بیواؤں کی جائیداد حاصل کرنے کے لیے سسرال میں ہی دیور، جیٹھ وغیرہ سے شادی کرنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ ایک رسم یہ رائج ہے کہ جائیداد کو بچانے کے لیے بستر مرگ پر خواتین کو طلاق دے دی جاتی ہے۔ جائیداد کے نام پر قتل کا رواج بنتا جارہا ہے۔ وڈیروں اور جاگیروں میں خواتین پر اکثر وبیشتر خاوند کے قتل کا الزام لگایا جاتا ہے تاکہ جائیداد محفوظ رہ سکے۔ کچھ روایات کے تحت بہن بیٹیوں کی وراثت کی تلافی "رسمِ نانک" کے طور پر کی جاتی ہے جس کے مطابق بھائیوں پر زور ڈالا جاتا ہے کہ وہ بہنوں کے جہیز کی تیاری کریں یا ساری عمر بہن بھانجے بھانجیوں کی پرورش اور مدد کریں۔ کوہستان میں اس رسم کو "پالنا" کہا جاتا ہے۔[29]

---

[27]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 2.
[28]- Using public opinion surveys to track the causes of women's disinheritance. January, 2022. Q/R: 5.
[29]- راہن ہوری، ڈاکٹر مبشر الحق، اسلامی سماج، کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی، ۲۰۰۱ء، ص : ۲۴۸۔

سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی قرار دیا ہے کہ بہنوں کو وراثتی حصہ نہ دینا ہمارا معاشرتی المیہ ہے۔ مرد ورثاء مختلف طریقوں سے جائیداد اپنے نام کروالیتے ہیں۔[30]

☆مسلمان ممالک پر کفار اور مغربی تہذیب و تمدن کے اثرات:

کفار چونکہ اسلام کے دشمن ہیں اور ان کی شدید خواہش ہے کہ دنیا میں سے اسلام ختم ہو جائے اور مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت چھوڑ کر ہم جیسے بن جائیں اور شریعت کی پابندی ختم ہو جائے۔ یورپ والوں کے ہاں اولین ترجیح اس امر کو حاصل ہے کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو ہی بالکلیہ ختم کر دیا جائے۔ فرانسیسی مستشرق اسلام کو تباہ و برباد کرنے کے حوالے سے لکھتا ہے:

فرانس کے لیے واجب ہے کہ وہ اس جدید دنیا میں اسلام کا بھرپور طریقے سے مقابلہ کرے۔ اسلام دشمنی پر اسے صبر و استقامت کے ساتھ نا صرف ڈٹا رہنا چاہیے بلکہ اسے آگے بڑھنا چاہیے اور نہیں تو کم از کم فروغ و اشاعت اسلامی کو روکنے کے لیے تو اسے اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے اور اس محاذ پر اسے کسی طرح کی مداہنت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اس ضمن میں مستشرق کیمون لکھتا ہے:

میرا پختہ اعتقاد ہے کہ کم از کم مسلمانوں کی کل آبادی کے 5 / 1 حصہ کو تو بالکل تباہ برباد کر دینا چاہیے۔ ایسا کرنا یورپ کے مادی و معنوی وجود کو برقرار رکھنے کے لیے انتہائی طور پر واجب ہے اور پھر بقیہ 5 /4 مسلم آبادی کو محنت و مزدوری اور انتہائی مشقت طلب کاموں میں لگا دینا چاہیے۔[31]

دینی علوم میں قرآن و سنت کی تحقیر کی گئی اور اس کے بارے میں بنیاد پرستی و انتہا پرستی کے پروپیگنڈے کر کے دنیاوی علوم جو وہ چاہتے ہیں ان کی بنیاد پر عزت اور بڑائی کا تصور پیش کیا۔ تعلیمی میدان میں اس طرح کی گہری چھاپ

30۔ روزنامہ پاکستان، ۱۸ مئی، ۲۰۲۰۔

31۔ علامہ جلال الدین عالم، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یورپی سازشیں (مترجم قاضی ابو سلمان محمد کفایت اللہ) دار البلاغ لاہور، ۲۰۰۵ء، ص: ۱۱۷۔

مسلط کر دی کہ مسلمان ساری ساری زندگی قرآن کریم کا ترجمہ ہی نہیں پڑھتے۔ بنیادی مسائل کا علم ہی نہیں ہوتا۔اس طرح امت کو دین سے الگ کر کے رکھ دیا ہے۔اللہ تعالیٰ سے جو خالق و مالک ہے رشتہ کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ نبی ﷺ سے رشتہ توڑ دیا گیا ہے اور آسمانی ہدایت سے دور کر دیا گیا ہے۔وراثتی معاملات کو دیکھا جائے تو جائیداد کتے بلیوں کے نام کر دیتے ہیں۔انگلینڈ اور فرانس میں بھی یہ قانون ہے کہ انسان موت سے قبل جس کو چاہے اپنی جائیداد کا وارث بنا سکتا ہے۔[32]

ایک امریکی جج کا بیان ہے کہ اندازہ ہے کہ ہائی سکول کی کم از کم پینتالیس فیصد لڑکیاں مدرسہ چھوڑنے سے پہلے خراب ہو چکی ہوتی ہیں۔[33]

دور حاضر میں مغربیت نے ہماری اقدار کو اتھل پتھل کر دیا ہے۔والدین اور اولاد کا طرز فکر بدل چکا ہے۔والدین اولاد کو برے بھلے پر ٹوک نہیں سکتے اور اولاد بھی والدین کی فرمانبرداری کو اپنے اوپر ایک ناروا بوجھ سمجھتی ہے۔ اب ہمارے معاشرے میں بھی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ والدین کا فرض ہے کہ شادی کے بعد ہمیں علیحدہ گھر بنا کر دیں۔ یورپی معاشرے کی تمام بے حیائی، سرکشی، بے راہروی اور عیش پرستی ہمارے معاشرے کو لپیٹ میں لے رہی ہے۔[34]

مغربی خواہشات کے مطابق مسلمان اپنی مذہبی اقدار بھول چکے ہیں۔ قرآن وسنت کو پس پشت ڈال چکے ہیں۔ تمام شرعی ہدایات (بشمول وراثت) کو بھول چکے ہیں۔ مغربی تہذیب میں جائیداد کا کتے بلیوں کے نام کرنا اس بات کی طرف ترغیب دیتا ہے کہ انسانیت سے زیادہ جانور عزت و رتبے کے قابل ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی,روشن مستقبل،ٹیلنٹ اور ماڈرن ازم کی ذہن سازی مغربیت کی سوچی سمجھی منصوبہ بندی کا پیش خیمہ ہے۔امت مسلمہ، نبی کریم ﷺ

---

[32]۔ ابو سعد احسان الحق شہباز، اسلام عورت اور یورپ، پبلیکیشنز دارالاندلس لاہور، ۲۰۰۴ء، ص:۱۱۔

[33]۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، پردہ، المکتبہ الرحمانیۃ لاہور، ۲۰۰۵ء، ص:۴۵۔

[34]۔ محمد عبد منیب، تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ، دار لکتب السلفیہ لاہور، ص:۴۱۔

، صحابہ کرام اور اسلام کو سربلند کرنے والوں کی قربانیوں کو بھلا کر سنیک ایپ ، ٹک ٹاک اور اس طرح کی دیگر Apps پر لگ چکی ہے۔ قوم کی بیٹیاں اور نوجوان ان پر ناچنے گانے میں مصروف ہیں جنہوں نے اسلامی ریاست اور مذہبی اقدار کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔ ان کو بے راہروی کی طرف لگا دیا گیا ہے۔ علامہ اقبال نے فرمایا:

توشاہین ہے عقاب ہے تو بلند پرواز ہے کام تیرا   تیرے سامنے تو آسمان اور بھی ہیں۔[35]

مگر نوجوان بھٹک چکے ہیں ان کے لیے رول ماڈل اداکار بن چکے ہیں۔ مستقبل بنانے، شہرت حاصل کرنے اور دیگر سرگرمیوں کے باعث اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے کے لیے وقت نکالنا بہت مشکل بن چکا ہے اور معاشرے کی عملی صورت حال اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ٹیبل

جواب دہندگان	جواب دہندگان کی تعداد	فیصد
پرانی خواتین کی دیکھا دیکھی خواتین کی وراثت سے محرومی	۶۰	۴۰
غلط اور من چاہے طریقوں سے وراثت تقسیم کرنے والے	۹۰	۶۰
تربیتی اثرات کی وجہ سے وراثت نہ لینے والی خواتین	۳۰	۲۰
شوہر پر بھائی اور میکے والوں کو ترجیح دینے والی خواتین	۱۰۵	۷۰
خواتین کی شادی بیاہ، جہیز اور دیگر اخراجات کو وراثتی حق سمجھنے والے	۱۰۵	۷۰
وراثت بیٹی کے بجائے داماد کو دینے کی غلط فہمی رکھنے والے	۱۲۸	۸۵
خواتین میں شعور کی کمی	۸	۵
بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں سے قطع تعلقی کا خوف رکھنے والی خواتین	۶۰	۴۰
معاشرے میں برا سمجھا جانے کا خطرہ	۶۰	۴۰

35- https:// **www.rekhta.org** > couplets Cited .24 February, 2022.

بہنوں کو وراثت معاف کروانے والے	۳۴	۲۲
معاشرتی دباؤ کا شکار خواتین	۱۲۰	۸۰
زندگی میں ہی وراثت کی تقسیم کے ذریعے خواتین سے ناانصافی کرنے والے	۱۱۸	۷۸
ملکیتی اور عدالتی معاملات سے دور رکھنے کے لیے خواتین کی حصص سے محرومی	۶۰	۴۰
غلط ذہن سازی کے باعث خواتین کی اپنے حصے سے خود دستبرداری	۱۳۵	۹۰
کُل	۱۵۰	۱۰۰

وراثت سے محرومی کے باعث خواتین پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ:

تحقیقی سروے کے مطابق خواتین کو وراثتی حقوق نہیں دیے جاتے۔ فوت شدہ کا کل ترکہ اس کے مرد ورثاء میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اگر خواتین کو وراثتی حقوق دیے بھی جاتے ہیں تو ان کا طریقہ کر انتہائی استحصال اور ناانصافی پر مبنی ہے جس کے باعث خواتین کی زندگی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ سستی اور کاہلی کے باعث اسلامی احکامات سے دوری طرح طرح کے مصائب اور مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ عورتیں بھی اپنی کم علمی اور دین سے دوری کے باعث نا انصافیوں کا شکار ہو رہی ہیں۔ تحقیقی سروے کے مطابق خواتین پر وراثت سے محرومی کے باعث مندرجہ ذیل اثرات مرتب ہو رہے ہیں:

☆مردوں کے رحم و کرم پر رہنا:

وراثت کی تقسیم نہ کرنا یا خواتین کو وراثت سے محروم رکھتے ہوئے جائیداد اپنی ملکیت میں رکھنا اور اس کے تمام اختیارات چچا تایا یا بڑے بھائی یا چھوٹے بھائی کے پاس ہونا خواتین کے لیے مسائل پیدا کرتا ہے۔ سسرال میں

بھی بیوگی کی صورت میں اکثر جائیداد دیور، جیٹھ یا سسر کی ملکیت میں ہوتی ہے اور خواتین شوہر کی جائیداد کی بھی ملکیت حاصل نہیں کر سکتیں۔ اس طرح اپنا مال ہوتے ہوئے بھی خواتین کو دوسروں کے رحم و کرم پر رہنا پڑتا ہے اور خواتین مالی پریشانی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ تعلیم اور علاج معالجہ حتٰی کے چھوٹی چھوٹی ضروریات کے لیے خواتین کو اپنے مردوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پڑتے ہیں۔ اگر جائیداد کسی سخت یا زورآور انسان کے ہاتھ میں ہو تو خواتین کو تعلیم اور علاج معالجہ وغیرہ سے بھی محروم رہنا پڑتا ہے۔ تحقیق کے مطابق خواتین کی طرف سے یہ اعتراف بھی سامنے آتا ہے کہ مردوں کی طرف سے مالی اعانت سے انکاری کے ڈر کی وجہ سے اور اپنی خودداری کے باعث اپنی ضروریات اور اخراجات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور اس کی تکمیل کے لیے بہت کم مطالبات کیے جاتے ہیں۔ لہٰذ وراثت مردوں کی ملکیت میں رہنا خواتین کے لیے بہت سے مسائل کا سبب ہے۔ جن خاندانوں میں خواتین کو وراثت دی جاتی ہے وہ اس طرح کے مسائل سے دوچار نہیں۔ انہیں اپنے اور بال بچوں کے اخراجات کے لیے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانے پڑتے۔ وہ آزادانہ اپنی ضروریات کو پورا کر سکتی ہیں۔ وراثت سے محروم خواتین کی طرف سے یہ انکشاف بھی سامنے آتا ہے کہ مالی امداد کرنے پر اس کا احسان جتایا جاتا ہے اور ہمیں اس کی کرم فرمائی سمجھنا پڑتا ہے۔ وراثت سے محرومی کے باعث خواتین میں غربت اور مفلسی و محتاجی بہت تیزی سے نشوونما پا رہی ہے۔[36]

☆ پر امن ازدواجی زندگی کا فقدان:

میکے سے قطع تعلقی کے ڈر اور معاشرے میں برا سمجھا جانے کی وجہ سے اکثر خواتین اپنے حصے سے دستبردار ہو جاتی ہیں۔ بھائیوں کی مالی خوشحالی اور محبت کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ اپنی مشکلات کو نظر انداز کر دیتی ہیں جس کا اثر خواتین کی عملی زندگی شروع ہوتے ہی نظر آنے لگتا ہے۔ تحقیق کے مطابق اپنے حصے سے دستبرداری کی صورت میں خواتین کو سسرال اور شوہر کی طرف سے اور بعض اوقات بچوں کی طرف سے بھی سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خواتین کا بھائیوں کے مفاد کو ترجیح دینا اور سسرال اور شوہر کے مفاد کو نظر انداز کرنا ان کی ازدواجی زندگی میں مسائل پیدا کر دیتا ہے۔ سسرال اور شوہر کی طرف سے خواتین کو ایسی صورت میں طنز کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور

[36]- Using public opinion surveys to track the effects of female disinheritance. February, 2022. Q/R: 1.

پھر لڑائی جھگڑے اور طلاق تک نوبت آ جاتی ہے۔ وراثت سے محرومی کے باعث خواتین کی ازدواجی زندگی عدم تحفظ کا شکار ہو جاتی ہے۔ گھر عزت، مقام و مرتبہ ملے گا تو باہر بھی ملے گا کے تحت خواتین کی میکے میں وراثت سے دستبرداری بعض اوقات سسرال میں بھی شوہر کی جائیداد سے محرومی کی وجہ بن جاتی ہے۔ تحقیق کے مطابق ایسی صورت میں خواتین کو اپنی ضروریات کے لیے بھائیوں اور میکے والوں کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ خواتین کی وراثت سے محرومی کے باعث عزتِ نفس مجروح ہو کر رہ جاتی ہے۔[37]

☆خواتین بے بنیاد معاشرتی دباؤ کا شکار:

جنسی امتیاز کی وجہ سے خواتین کا اختیار گھریلو سامان اور نقدی تک محدود ہو گیا ہے اور زمین و گھر کی ملکیت کا اختیار مرد کے اختیار میں دے دیا گیا ہے جس کے باعث خواتین کی معاشی بقاء سخت خطرات سے دوچار ہے۔ رسم و رواج کی ترقی کے باعث خواتین بوڑھی اور پرانی عورتوں کی دیکھا دیکھی وراثت سے دستبردار ہو رہی ہیں مگر اپنی عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی اس کم سنی کے فیصلے پر پچھتایا جاتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نت نئے اخراجات کی وجہ سے اپنے وراثتی حصے کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔[38]

ایسی صورت حال میں اگر پھر خواتین کے ذہن میں یہ سوچ پیدا ہو کہ اپنا وراثتی حق طلب کیا جائے تو وہ اپنی تربیت اور اور معاشرتی ذہن سازی کے باعث اس حق طلبی کو میکے والوں کی دل آزاری اور ان کا حق کھانا سمجھتی ہیں اور اپنی زندگی کی تنگی کی نظر کر دیتی ہیں۔ سسرال یا شوہر کے دباؤ کے باعث اگر خواتین اپنے وراثتی حق کے لیے بھائیوں وغیرہ پر کیس کر دیں تو ان کو معاشرے میں درج ذیل مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

شوہر سے علیحدگی اور طلاق کی صورت میں خواتین کو بھائیوں اور دیگر میکے والوں کی طرف سے ہمدردی اور پناہ کا دروازہ بند نظر آتا ہے۔[39]

37۔ ایضاً۔

38۔ ایضاً۔

39- Using public opinion surveys to track the effects of female disinheritance. February,2022.Q/R: 8.

تھانہ کچہری میں جانے کی وجہ سے خواتین کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ایسی خواتین کے ساتھ اپنی بہن بیٹیوں کے اٹھنے بیٹھنے پر پابندی لگائی جاتی ہے اور ایسی خواتین کو معاشرے کی طرف سے باغی تصور کیا جاتا ہے۔ قانونی پیچیدگیوں اور عدالتی فیصلوں کے ایک طویل مدت پر مشتمل ہونے کے باعث ایسی خواتین کو طنز کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بعض اوقات گھریلوں تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کی اہمیت بری طرح متاثر ہو کر رہ جاتی ہیں۔[40]

☆خواتین میں نفسیاتی الجھنوں کی زیادتی:

خواتین میں ایک دوسرے کے درمیان مال و دولت کو لے کر سخت مقابلہ ہوتا ہے۔مال و دولت سے محروم خواتین میں ایسی صورت میں حسد، جلن اور دیگر برائیاں جنم لیتی ہیں۔ وہ بھی ان سب چیزوں کی خواہش مند بن جاتی ہیں۔ حسد تو ایک ایسا جذبہ ہے جو نیکیوں کو کھاجاتا ہے اور یہ عمل تو اچھے انسان کو مار کر ایک شیطان کو بیدار کرتا ہے۔ ایسی خواتین میں ہمدردی کی کمی ہو جاتی ہے اور وہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اپنے نفرت انگیز مزاج کے ذریعے دوسروں کی زندگی اجیرن بنادیتی ہیں۔ اپنی چڑچڑاہٹ کے باعث ہر وقت دوسروں کے نقصان کے درپے رہتی ہیں۔ ایسی خواتین کمپلیکس کا شکار رہتی ہیں اور اپنے مردوں کے آگے بھی اس طرح کے مطالبات بہت برے انداز میں رکھتی ہیں۔ ایسی خواتین کے ساتھ جڑے مرد بھی بہت جلد ان کمپلیکس کا شکار ہو جاتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے مرد و خواتین میں یہ برائیاں جرائم کی صورت اختیار کرلیتی ہیں۔ سٹریٹ کرائم جیسے واقعات بڑھتے جارہے ہیں۔لوگوں کے موبائل فونز، نقد رقم دن دھاڑے ان کے گھروں کے سامنے چھین لیے جاتے ہیں۔ چوری، ڈاکہ زنی، قتل اور بے ایمانی کے واقعات کا گہرائی سے جائزہ لینے سے یہ پتہ چلتاہے کہ دیگر وجوہات کے ساتھ ساتھ ورثاء میں ان کے حصص کی تقسیم نہ کرنا بھی مرد و خواتین میں ان سب برائیوں کا سبب ہے۔[41]

---

[40]- Using public opinion surveys to track the effects of female disinheritance. February,2022.Q/R: 9.
[41]- Using public opinion surveys to track the effects of female disinheritance. February,2022.Q/R: 7.

☆خواتین کا کم تر و حقیر مقام و مرتبہ:

تحقیق کے مطابق جس شخص کے پاس مال و جائیداد زیادہ ہے سب اسی کی عزت و قدر کرتے ہیں یعنی انسان کی عزت اس کی معاشی حیثیت دیکھ کر کی جاتی ہے۔ جس کی مالی حیثیت کمزور ہوتی ہے اس کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ عورتوں کے پاس مال و جائیداد، تعلیم اور زمین کے حصول کے ذرائع ان کے مقام و مرتبہ کا تعین کرتے ہیں۔ جن خواتین کو اپنا وراثتی حق حاصل ہوتا ہے ان کی اہمیت مردوں کے برابر تسلیم کی جاتی ہے۔ عورتوں کے مقام و مرتبہ کو وراثتی حق بڑھا دیتا ہے۔ سسرال، شوہر اور اولاد میں ایسی خواتین کو عزت و مقام ملتا ہے اور ان کے مشورے اور تجاویز کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کے مقابلے میں ایسی خواتین جن کو وراثتی حق نہیں ملتا ان کو سسرال میں کم تر مقام و مرتبہ کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ ان کے مشورے اور تجویز کو حقیر جانا جاتا ہے۔ شوہروں کی طرف سے ان کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ معاشرے میں چونکہ جہیز کو وراثت کا نعم البدل سمجھا جاتا ہے۔ سسرال میں اس کے بغیر ازدواجی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے خواتین سسرال کی چیزوں میں تصرف میں جھجک محسوس کرتی ہیں۔ جہیز کے ساتھ اگر وراثتی حق بھی دیا جائے تو خواتین کو مزید عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ورنہ خواتین کی معاشی کمزوری اس کی بے بسی اور بے چارگی کا سبب بن جاتی ہے۔ مردوں کی اجارہ داری سے خاندان میں خواتین کی محرومی سے باہم جھگڑے، شکایات اور بد گمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔[42]

☆خواتین ناگہانی حالات کے بارے میں عدم تحفظ کا شکار:

تحقیق کے مطابق جن خواتین کو وراثتی حق نہیں ملتا ان کا مستقبل عدم تحفظ کا شکار ہوتا ہے۔ شوہر سے علیحدگی کی صورت میں یا بیوگی کی صورت میں وراثتی حصے کی وجہ سے ان کو پناہ گاہ اور تحفظ کا احساس ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بھائی بھاوج اگر خواتین کو قبول نہ کریں تو باپ کی جائیداد سے ملا ہوا حصہ خواتین کے لیے مالِ غنیمت ہوتا ہے۔ وہ اس کو بال بچوں کی پرورش، اخراجات اور اپنی شخصیت میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لیے خرچ کر سکتی ہیں اور اس صدمے کی صورت حال میں مستقبل کے بارے میں تحفظ کا احساس خواتین میں ذہنی اطمینان پیدا کرتا ہے۔ اگر

42- Using public opinion surveys to track the effects of female disinheritance. February,2022.Q/R: 8.

بیوگی کی صورت میں جائیداد نہ ملے تو ان کے لیے بیوگی کا سفر طے کرنا بہت مشکل ہو جانے کے ساتھ ساتھ ان کی اولاد کا مستقبل بھی خطرات کا شکار ہو جاتا ہے۔[43]

☆وراثت خوشحالی کا ذریعہ ہے:

وراثتی حق کی وجہ سے خواتین خود مختار ہو سکتی ہیں اور نفسیاتی، معاشی اور سماجی سطح پر استحکام محسوس کرتی ہیں۔ حق وراثت خواتین کے لیے آمدنی کے کئی باب کھول سکتا ہے۔ دنیا کی نگاہ میں مال و دولت، عزت و شرف کا پیمانہ ہے اس لیے مال و دولت سے محروم خواتین کو معاشرے میں عزت اور قدرومنزلت حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ قدرومنزلت معاشی مرتبہ دیکھ کر حاصل ہوتی ہے۔ تحقیق کے مطابق خواتین کو اگر اہمیت نہ دی جائے، گھریلوں معاملات میں ان سے مشاورت اور رائے نہ لی جائے تو وہ خاندان کی تباہی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اس کے برعکس وراثت ملنے والی خواتین اس طرح کے ذہنی دباؤ کا شکار نہیں ہوتیں۔[44]

☆خواتین کی زبردستی شادی کرنا/ نکاح ثانی سے روکنا:

جو لوگ خواتین کو وراثتی حق دیتے ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ خواتین کی باہر خاندان میں شادی نہ کی جائے۔ بعض اوقات جائیداد کو اپنے خاندان میں ہی رکھنے کے لیے خواتین کی شادی زبردستی کی جاتی ہے جو کہ چچا اور تایا کے گھر کے علاوہ نہیں کی جاتیں۔ عموماً یہ رشتے بے جوڑ ہوتے ہیں۔ مردوں کے ساتھ ان خواتین کی برابری نہیں ہوتی محض جائیداد کو قبضے میں رکھنے کے لیے اور نسل انسانی کو آگے بڑھانے کے لیے زبردستی شادیاں کر دی جاتی ہیں اور پھر اس کا خمیازہ تمام عمر خواتین کو بھگتنا پڑتا ہے۔ وراثت کی خاطر لوگ بیوہ کو دوسری شادی کرنے سے روک لیتے ہیں یا ایسے کئی واقعات ہیں کہ سسرال میں بیوگی کی صورت میں جائیداد بچانے کے لیے عموماً خواتین کو

---

[43]- Using public opinion surveys to track the effects of female disinheritance. February, 2022.Q/R: 15.

[44]۔ ذاتی انٹرویو، عظمت جان، کوٹ کوٹلی، بتاریخ 9 فروری، 2022ء (ملاحظہ ہو ضمیمہ میں انٹرویو رپورٹ:6)۔

لگے ہوئے صدمے کو نظر انداز کرتے ہوئے دیور یا جیٹھ کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے کہ جائیداد خاندان سے باہر نہ چلی جائے ایسے میں بھی خواتین کو اختلافات اور تنازعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[45]

☆داماد اور بہنوئی کو غیر ذمہ دار اور بے کار سمجھنا:

جن خواتین کو میراث دی جاتی ہے معاشرتی بگاڑ اور شریعت سے دوری کی وجہ سے ان کو معاشرے میں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ خواتین کے خاوندوں کو اس صورتِ حال کا زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے۔ میکے کی طرف سے جن خواتین کو ترکہ میں سے حصہ دیا جاتا ہے ان کے خاوندوں کو انتہائی کام چور، غیر ذمے دار اور بے کار سمجھا جاتا ہے۔ ایک بے بنیاد وجہ جس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں پھر بھی معاشرتی ذہن سازی اور اتھل پتھل نظامِ زندگی کے باعث یہ وجہ پھیلتی چلی جارہی ہے۔ ایسی خواتین جن کو میکے کی طرف سے وراثت میں حصہ دیا جاتا ہے۔ سسرال میں خوشی کے اظہار کے ساتھ ساتھ اس طرح کی ذہن سازی اور انکشافات بھی سامنے آتے ہیں:

ہمیں (سسرال) نیچا دکھانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ فلاں لڑکی میں شاید کوئی خرابی تھی جس کی وجہ سے شادی نہیں ہورہی تھی اس لیے مال وجائیداد بھی دیا گیا۔

بہو کا بیٹے کو ماں باپ سے الگ کرنے کا منصوبہ ہے۔ تحقیق کے مطابق معاشرتی بے راہ روی کی وجہ سے وراثت دینے پر بھی خواتین کو اس طرح متاثر کیا جاتا ہے۔[46]

سروے کے دوران منظر عام پر آنے والے اثرات کی شرح کا جائزہ:

20 فیصد خواتین مردوں کے معاشی ذمہ داریوں کے پورے کرنے پر اپنا وراثتی حصہ معاف کر دیتی ہیں اور ان کی مالی پوزیشن درست ہونے کی وجہ سے ان کو کسی قسم کے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ایسی خواتین اپنا وراثتی حق معاف کرنے کی صورت میں راضی خوشی زندگی گزارتی ہیں۔[47]

---

[45]۔ ایضاً۔

[46]- Using public opinion surveys to track the effects of female disinheritance. February, 2022.Q/R: 12.

[47]۔ ایضاً۔

60 فیصد جواب دہندگان نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ حقِ وراثت سے محروم ہونے کے باعث خواتین کو معاشی و معاشرتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[48]

90 فیصد لوگوں کی طرف سے یہ جواب سامنے آیا ہے کہ ہم اپنی بہن بیٹیوں کو وراثتی حق دیتے ہیں یا دیں گے جبکہ عملی صورتِ حال مختلف ہے۔ 85 فیصد خواتین کو وراثتی حق نہیں دیا جاتا ہے۔[49]

20 فیصد خواتین نے طلاق اور بیوہ ہونے کی صورت میں وراثتی حق کو اہمیت دی کہ اس کے بغیر زندگی کا سفر مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے اور پھر یہ حصہ محفوظ مستقبل کی ضمانت ہوتا ہے۔[50]

62 فیصد لوگوں نے اعتراف کیا کہ خواتین کو وراثت نہ دینے سے سسرال میں ان کو مقام و مرتبہ نہیں ملتا۔ ان پر ظلم و تشدد کیا جاتا ہے اور طعنے دیے جاتے ہیں اور 09 فیصد جواب دہندگان کے مطابق وراثت سے محروم خواتین سے مشاورت بہت کم کی جاتی ہے۔[51]

05 فیصد افراد کے مطابق وراثت سے محروم خواتین معاشرتی اور اخلاقی برائیوں میں ملوث ہو جاتی ہیں۔[52]

30 فیصد خواتین کے بقول اگر ان کو وراثتی حق ملتا تو انہیں کسی طرح کی محتاجی اور کسی کے سامنے اپنی ضروریات کے لیے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ ہوتی۔[53]

کثیر تعداد میں لوگوں نے اعتراف کیا کہ ناچاکی یا طلاق کی صورت میں خواتین کے لیے وراثتی حصہ ایک غنیمت ثابت ہوتاہ۔[54]

---

[48]۔ ذاتی انٹرویو، سمیرا کنول، کاکڑول، بتاریخ، 10 فروری، 2022ء۔

[49]- Using public opinion surveys to track the effects of female disinheritance. February, 2022.Q/R: 13.

[50]- Using public opinion surveys to track the effects of female disinheritance. February, 2022.Q/R: 14.

[51]۔ ذاتی انٹرویو، زینت بیگم، تراڑ کھل، بتاریخ 16 فروری، 2022ء (ملاحضہ ہو ضمیمہ میں انٹرویو رپورٹ:9)۔

[52]۔ ایضاً۔

[53]۔ ایضاً۔

[54]۔ ذاتی انٹرویو، ایڈوکیٹ سلیم محمود، پلندری، بتاریخ 9 فروری، 2022ء۔

خواتین کی عدالت سے رجوع کرنے کی وجوہات:

اپنی وراثتی حق کے لیے عام حالات میں عدالت سے بہت کم رجوع کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر خواتین اس وقت اپنا حصہ مانگتی ہیں جب ان کو کسی قسم کے اختلافات اور تنازعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بھائیوں کے خلاف کیس نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف بیٹیاں ہونے کی صورت میں یا بھائی کی وفات کی صورت میں خواتین اپنے وراثتی حق کے لیے عدالت سے رجوع کرتی ہیں۔ سسرال کی طرف سے دباؤ کے باعث اور کسمپرسی کی شدت کے باعث ہی خواتین ایسا قدم اٹھاتی ہیں۔ بیوگی کی صورت میں شوہر کی جائیداد سے حق نہ ملنے پر بھی خواتین اپنے اوراپن[1]ے بچوں کے وراثتی حق کے لیے سسرال کے خلاف مقدمہ دائر کروادیتی ہیں۔[55]

حاصل کلام:

اللہ تعالیٰ نے عورت کی موجودگی کو ضروری قرار دیتے ہوئے اس کو وہ تمام حقوق عطا کیے ہیں جس کی وہ اہل تھی لیکن ہمارے معاشرے میں خواتین کی وراثت کی عملی صورت حال اسلام اور قانون سے بہت مختلف ہے۔ خواتین کی وراثت کو لے کر درج ذیل صورت حال پائی جاتی ہے:

خواتین کی بڑی تعداد کو حیلے بہانے بنا کر وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ زیادہ تر لوگ غیر منقول جائیداد رکھتے ہیں اور اس کی تقسیم باعث خطرہ ونقصان سمجھتے ہیں اس لیے عورت کو جائیداد کا مالک نہیں بننے دیا جاتا۔

من چاہے رسم و رواج غلط ذہن سازی، بعض رشتوں سے نرم جذبات، جائیدادی مسائل سے لاعلمی، قانونی اور معاشرتی مسائل کے ڈر اور سماجی دباؤ کی وجہ سے وراثت سے ازخود خواتین دستبردار ہو جاتی ہیں۔ خواتین اگر عدالت سے رجوع کریں تو ایک تو ان کو معاشرے سے کٹ کر رہنا پڑتا ہے اور دوسرا سست عدالتی نظام کا سامنا کرنا پڑتا

---

[55]۔ ایضاً۔

ہے۔ ان وجوہات کے پیش نظر خواتین اپنا وراثتی حق بھول جاتی ہیں اور پھر ان کو حسب ذیل مشکل نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

اپنی ضروریات کے لیے ان کو مردوں کے رحم و کرم پر رہنا پڑتا ہے۔ ان کو سسرال میں عزت و احترام اور اہمیت نہیں دی جاتی۔ گھریلوں معاملات میں ان کی مشاورت اور رائے کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کیونکہ دنیاداری کی نظر میں قدر و منزلت کا پیمانہ مال و دولت ہے۔

ہمارا معاشرہ اسلامی تعلیمات سے دور بے راہروی اور بگاڑ کا شکار ہے جس کے باعث خواتین کو وراثت لے کر بھی چند مسائل کا سامنا ہے کہ ان کے شوہروں کو بے کار اور غیر ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ وراثت لینے والی خواتین پر بھی طرح طرح کے شکوک و شبہات کیے جاتے ہیں۔ خواتین سماجی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں جو کہ بہت سی بیماریوں اور اخلاقی برائیوں کی وجہ بنتی ہے۔